بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

۱۱؍ مئی ۱۹۹۸ء کی تاریخ اور پیر کا دن ہندوستان اور ہندوستانی عوام کے لیے قابل فخر و انبساط اور یادگار بن گیا ہے اس لیے کہ نیوکلیائی پروگرام کو ترک کرنے کے لیے ڈالے جارہے مغربی دباؤ کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے راجستھان کے ریگستانی علاقہ پوکھران رینج میں زیر زمین نیوکلیائی تجربات کرکے پوری دنیا میں اپنی نیوکلیائی طاقت و قوت کی دھاک جما دی۔ اور پھر اس کے دو دن بعد ہی دو اور نیوکلیائی تجربات کیے گئے تو ساری دنیا ہائیں! ہائیں! کرتی رہ گئی اور بھارتی سائنسدانوں دانجینیروں کی صلاحیتوں کا لوہا ماننے پر مجبور ہوگئی۔ اس سے پہلے مئی ۱۹۷۴ء میں جب ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی تھیں تو اس وقت بھی راجستھان کے اس مقام پوکھران پر ایک ایٹمی تجربہ کیا گیا تھا مگر اس کی گونج اتنی نہیں تھی جتنی اس بار کے پانچ دھماکوں پر مچی ہے۔

ان نیوکلیائی تجربات کے بعد بھارت بھی نیوکلیائی کلب میں داخل ہوگیا ہے اور اس کا شمار دنیا کی پانچ ایٹمی طاقتوں میں ہو گیا ہے۔ اور یہ بات ہندوستان کے ہر باشندہ کے لیے فخر و مسرت کی بات ہے۔ پرمانو بم کی طاقت اور اس کے اثرات کے بارے میں مقامی معاصر نے بڑی تفصیل سے کچھ دلچسپ معلومات شائع کی ہیں جس میں سے کچھ حصہ یہاں شائع کرکے ہم اپنے ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرنے کے جو تباہ کن نتائج ہوئے وہ دیکھنے کو نہیں ملتے۔ اس لیے لوگوں کی دلچسپی ان معاملات میں کافی ہے عام لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ بم اتنی

خوفناک تباہی کیسے کر سکتا ہے۔ عام لوگوں کو پرمانو بم کی پراسرار طاقت کا اندازہ نہیں ہے۔ کسی وقت سمجھا جاتا تھا کہ ایٹم دنیا کا سب سے چھوٹا ذرہ ہے لیکن بعد میں سائنسدانوں نے یہ کہا کہ اس ذرے کو بھی توڑا جا سکتا ہے۔ اور اس کے ٹوٹنے پر جو انرجی نکلتی ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ سائنسدانوں نے پتہ کیا کہ کئی ایسے ذرے ہیں جن میں ناقابل تصور توانائی ہوتی ہے اور جب انھیں توڑا جاتا ہے تو اس میں سے جو حرارت نکلتی ہے وہ صرف سائنسداں ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اب پتہ چلا ہے کہ ان ذروں سے بھی چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں جو اس وقت نظر آتے ہیں جب آپ کمرے کا دروازہ بند کریں اور اس کمرے میں سورج کی شعاع کسی چھید سے گذر کر آئے تو یہ ذرات اس میں نظر آتے ہیں لیکن سائنسداں ان کے وجود کی گہرائی میں جاتے ہوئے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آخر یہ ہیں کیا اور کہ ان میں ایسی بے پناہ طاقت کہاں سے آجاتی ہے۔ ایٹم بم نے یہ بتا دیا ہے کہ یورینیم نام کی دھات کے ایٹم میں دوسرے دھاتوں کے ایٹموں کے مقابلے سب سے زیادہ قوت ہے اور جو ایٹم بم بنائے جا رہے ہیں وہ سینکڑوں ایٹموں کو جمع کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور پھر خاص آلات سے ان کو توڑا جاتا ہے جب ایک ایٹم ٹوٹتا ہے تو اس سے جو توانائی خارج ہوتی ہے وہ دوسروں کو توڑتی ہے اور اس طرح دیکھتے دیکھتے سارے ایٹم ٹوٹ جاتے ہیں اور ان سے یہ بے پناہ حرارت جاری ہوتی ہے جو پھیلتے ہوئے اپنی راہ میں آنے والی ہر شے کو تباہ کر دیتی ہے۔ کوئی وقت تھا جب یورینیم کے ایٹم کو سب سے زیادہ طاقتور سمجھا جاتا تھا پھر ہائیڈروجن بم کے بعد پلاٹینیم بم کا ذکر ہوا جو ہائیڈروجن بم سے زیادہ زوردار سمجھا جاتا ہے اس کے بعد بھی کوئی بم آئے گا یہ ابھی دیکھنے کی بات ہے حق تو یہ ہے کہ قدرت نے جو کچھ بنایا ہے اس کا ہم لوگوں کو ابھی بہت کم علم ہے۔ آخر خلا میں جو کچھ ہے کسے کل تک اس کا پتہ تھا ہم لوگ یہی سمجھتے تھے کہ زمین آسمان چاند اور سورج ایک ہی ہیں لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا ایک ہی نہیں بلکہ کئی دنیائیں ہیں۔ کیا ہم سوچ بھی سکتے تھے کہ فضاء میں بھی کوئی دنیا اٹک سکتی ہے۔ آخر چاند بھی تو سینکڑوں ہیں۔ یہ اشارہ بھی ہو رہا ہے کہ سورج نو (۹) ہیں۔ معمولی دماغ تو یہ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ کائنات لامحدود ہے پچھلے دنوں یہ خبر آئی کہ چودہ ارب نوری سال (لائٹ ایئرز) سے سگنل آرہے ہیں۔ جب میں نے یہ سنا تو کاغذ پینسل لے کر یہ جاننے کی کوشش شروع کی کہ یہ فاصلہ کتنا ہے۔ نوری سال سے مراد سورج کی روشنی کی رفتار ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سورج کی کرنیں ایک سیکنڈ میں دو

لاکھ کے قریب میل طے کر سکتی ہیں۔ اس پر اندازہ کیجئے کہ مذکورہ سگنل کتنی دور سے آیا ہے۔ اگر ایک سیکنڈ میں سورج کی روشنی نے دو لاکھ میل طے کرنے ہیں تو اس کے بعد اسے ۶۰ سے ضرب دینے پر ایک گھنٹہ بنے گا اسے چوبیس سے ضرب دیں تو ایک دن بنے گا۔ اسے ۳۶۵ سے ضرب دیں تو ایک سال بنے گا اس سب کو چودہ ارب سے ضرب دیجیے تو پھر کہیں جاکر آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ سگنل کہاں سے آتے ہیں۔ اور پھر کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان چودہ ارب سے آگے اور کچھ نہیں ہے۔ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ سائنسداں جب ان مسائل پر غور کرتے ہیں تو وہ اس دنیا کے نہیں رہتے کیونکہ معمولی انسان کا دماغ یہ سب کچھ سوچ نہیں سکتا اور اس لیے کہا جاتا ہے کہ سائنسداں نیم پاگل ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہیں کہ ان کی دنیا ہماری دنیا نہیں ہے وہ اپنی دنیا میں رہتے ہیں اور اپنی ہی طرح سوچتے ہیں۔ ایٹم بم سے متعلق ان دلچسپ معلومات کے بعد اتنا اور سن لیجئے کہ بھارت کے ایٹمی تجربہ سے امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس، جرمنی، جاپان اور یہاں تک کہ کوریا بھی سب بھارت کی مذمت کرنے میں پیش پیش دکھائی دیتے ہیں۔ عالمی بینک ۹۸ء کے سال کے لیے ہندوستان کو جو تین ارب ڈالر کا قرض دینے والا تھا شاید وہ روک دے ۶۰ لاکھ کرؤر ڈالر کی مدد دینی تھی وہ بھی رک جائے گی اور دیگر ممالک نے بھی بھارت کو امداد دینی بند کرنے کی بات کہی ہے اس کے باوجود بھارت نے ایٹمی تجربہ کر کے غیر معمولی ہمت وجرات کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تعریف ولائق صد تحسین ومبارکباد ہے۔ اور اس کے لیے وزیراعظم ہندوستان جناب اٹل بہاری واجپئی کے لیے تمام ہندوستانیوں کی طرف سے آفریں صد آفریں!

ہندوستان کے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی طرف سے ہندوستانیوں کے نام تیسرا اعلان بریلی میں شائع ہوا تھا۔ اس میں انہوں نے کہا تھا ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں! اٹھو بھائیو! خدا نے جتنی برکتیں انسان کو عطا کی ہیں ان میں سب سے قیمتی برکت آزادی ہے۔" ہمیں بہر صورت اپنی آزادی عزیز ہے امریکہ، برطانیہ، روس یا کسی دیگر ملک کی ناراضگی کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے!

لف! یہ مہنگائی۔۔۔۔ جس نے ہر ہندوستانی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے آٹا دال گھی چاول تیل